



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لِغَفُورٌ شَكُورٌ

الله تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دو رکیا بے شک ہمارا پروار دگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے

تفسیر ابن کثیر

علامہ عما الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گردھی

فاطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الله تعالیٰ کی تعریف:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ...

اس معبد و برحق کے لئے تمام تحریکیں سزاوار ہیں

... فاطر السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ...

جو ابتداء ۲ سماں نوں اور زمین کا پیدا کرنے والا

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں **فاطر** کے بالکل بھیک معنی میں نے سب سے پہلے ایک اعرابی کی زبانی سن کر معلوم کئے۔ وہ اپنے ایک ساختی اعرابی سے جھگڑتا ہوا آیا۔ ایک کنویں کے بارے میں ان کا اختلاف تھا۔ تو اعرابی نے کہا **ان افطر تھا** یعنی پہلے پہل میں نے ہی اسے بنایا ہے۔

پس معنی یہ ہوئے کہ ابتداء نمونہ صرف اپنی قدرت کا مدد سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔
خحاک سے مردی ہے کہ **فاطر** کے معنی خالق کے ہیں۔

... جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَى أَجْنِحَةٍ مَّئُثَّى وَثَلَاثَةَ وَرُبَاعَ ...

اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغام پہنچانے والا ہے۔

اپنے اور اپنے نبیوں کے درمیان فاصلہ اس نے اپنے فرشتوں کو بنایا ہے جو پروں والے ہیں، اڑتے ہیں تاکہ جلدی سے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے رسولوں تک پہنچائیں۔

ان میں بعض دو پروں والے ہیں، بعض کے تین تین پر ہیں، بعض کے چار چار پر ہیں، بعض کے ان سے بھی زیادہ ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

رسول اللہ نے لیلۃ المراجع میں حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو پرستھے اور ہر دو پر کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ تھا۔

... يَزِيدُ فِي الْخُلُقِ مَا يَشَاءُ ...

بنانے والا ہے مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے۔

... إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱)

اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں بھی فرمایا رب جو چاہے اپنی مخلوق میں زیادتی کرے۔ جس کے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ کر دیتا ہے اور کائنات میں جو چاہے رچاتا ہے۔

اللہ ہر چیز پر غالب ہے:

مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ...

اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ جو چاہے سب کچھ ہو کر رہتا ہے بغیر اس کی چاہت کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

... وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلٌ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ...

اور جس کو بند کر دے سواں کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں۔

... وَهُوَ الْغَرِيزُ الْحَكِيمُ (۲)

اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

جو وہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ نماز فرض کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول نبی پیر کلمات پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ،

وَلَا يَنْفُعُ ذَا الْجَدَّ مِثْكَ الْجَدَّ

اور حضور اکرم فضول کوئی اور کثرت سوال اور مال کی بربادی سے منع فرماتے تھے اور آپ لاکیوں کو زندہ درگور کرنے

اور ماؤں کی نافرمانیاں کرنے اور خود یعنی اور دوسروں کو زندہ دینے سے بھی روکتے تھے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ رکوع سے سراخ میتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِنْهُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، وَمِنْهُ مَا شِئْنَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ،

اللَّهُمَّ أَهْلَ النَّبَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ،

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفُعُ ذَا الْجَدَّ مِثْكَ الْجَدَّ

اسی آیت بھی یہ آیت بھی ہے:

وَإِن يَمْسِسُكُ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرْدِكَ بَخْيَرٍ فَلَا رَأْدَ لَفَضْلِهِ
اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو بھروسے کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔
اور بھی اس طرح کی بہت سی آیتیں ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ...

لوگو! تم پر جو نعم اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں انہیں یاد رکھو۔

... هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ...

کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے

... لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَلَئِنِ تُؤْفَكُونَ (۳)

اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟

اس بات کی دلیل بیان یوراہی ہے کہ عبادتوں کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے کیونکہ خالق و رازق صرف وہی
ہے پھر اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا فاش غلطی ہے۔ دراصل اس کے سوا لائق عبادت اور کوئی نہیں۔ پھر تم اس واضح
دلیل اور ظاہر برہان کے بعد کیسے بہک رہے ہو؟ اور دوسروں کی عبادت کی طرف بھکے جاتے ہو؟

شیطان لوگوں کے دشمن ہیں:

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ...

اگر یہ صحیح جھلاکیں تو تجھے سے پہلے کے تمام رسول بھی جھلانے جا پکے ہیں

اے نبی کریم اگر آپ کے زمانے کے کفار آپ کا خلاف کریں اور آپ کی بیانی ہوئی توحید اور خود آپ کی پیغمبری رسالت کو
جھلاکیں تو آپ شکست دل نہ ہو جایا کریں۔ اگلے نبیوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا۔

... وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (۴)

تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

سب کاموں کا مرتع اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ وہ سب کو ان کے تمام کاموں کا بدل دے گا اور سزا جزا سب کچھ ہوگی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ...

لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

لوگو! قیامت کا دن حق ہے وہ یقیناً آنے والا ہے۔ وہ وعدہ اصل ہے۔

...فَلَا تَغْرِيْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ...

تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے

... وَلَا يَغْرِيْكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (۵)

اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔

وہاں غافتوں کے بد لے بیباں کے فانی عیش پر الجھنہ جاؤ۔ دنیا کی ظاہری تری وہاں کی حقیقی خوشی سے کہیں تمہیں محروم نہ کر دے۔ اسی طرح شیطان مکار سے بھی ہوشیار رہنا۔ اس کے چلتے پھرتے جادو میں نہ کچھ جانا۔ اس کی جھوٹی اور بھجتی پیچری ہاتوں میں آ کر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے حق کلام کون چھوڑ بیٹھنا۔

سورہ القمان کے ۲۶ خریں بھی یہی فرمایا ہے:

فَلَا تَغْرِيْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْرِيْكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (31:33)

ویکھو! تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔

پس غرور یعنی دھوکے باز بیباں شیطان کو کہا گیا ہے۔

جب مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان قیامت کے دن دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں دروازہ ہوگا جس کے اندر ورنی حصے میں رحمت ہوگی اور ظاہری حصے میں عذاب ہوگا۔

اس وقت منافقین مومنین سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھی نہ ہتھ؟ یہ جواب دیں گے ہاں ساتھی قتلہ لیکن تم نے اپنے تمہیں فتحے میں ڈال دیا تھا اور سوچتے ہی رہے تھک و شک و دور ہی نہ کیا۔ خواہشوں کو پورا کرنے میں ڈوبے رہے۔ بیباں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپنچا اور دھوکے باز شیطان نے تمہیں بھلاوے میں ہی رکھا۔

اس آیت میں بھی شیطان کو غرور کہا گیا ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًا ...

یاد کھو شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن جانو۔

... إِنَّمَا يَدْعُو حَزْبَهُ لِيَكُوْنُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (۶)

وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔

یہاں شیطانی دشمنی کو بیان کیا کہ وہ تو تمہیں مطلع کر کے تمہاری دشمنی اور بر بادی کا پیڑہ اٹھائے ہوئے ہے۔ پھر تم کیوں اس کی باتوں میں آ جاتے ہو اور اس کے دھوکے میں پھنس جاتے ہو؟ اس کی اور اس کی فونج کی تو عین تمنا ہے کہ وہ تمہیں بھی اپنے ساتھ گھبیٹ کر جہنم میں لے جائے۔

اللہ تعالیٰ قویٰ و عزیز سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں شیطان کا دشمن ہی رکھے اور اس کے سکر سے ہمیں محفوظ رکھے اور اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنتوں کی یہودی کی توفیق عطا فرمائے۔
وہ ہر چیز پر قادر ہے اور دعاوں کا قبول فرمائے والا ہے۔

جس طرح اس آیت میں شیطان کی دشمنی کا بیان کیا گیا ہے اسی طرح سورہ کہف کی اس آیت میں بھی ذکر ہے:
وَإِذَا فُلِنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجَدُوا لِلَّادَمَ فَسَجَّلُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَخَذُونَهُ وَدُرِّيَّتَهُ أُولِيَّاءَ مِنْ دُونِيٍّ وَهُمْ لَكُمْ عَذُوٌّ بِنُسٍ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (18:50)

ہم نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ تم ۲۰م کے سامنے سجدہ کرو تو ابليس کے سواب نے سجدہ کر لیا یہ جنوں میں سے تمہاں نے اپنے پروردگاری نافرمانی کی۔ کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے ایسے خالموں کا بہت برا بدلم ہے۔

جز اوسرا:

**الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ...
جو لوگ کافر ہوئے ان کے لئے سخت سزا ہے**

یہاں بیان ہو رہا ہے کہ کفار کے لئے سخت تر عذاب ہیں۔ اس لئے کہ یہ شیطان کے تابع اور دشمن کے نافرمان ہیں۔

**... وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ...
اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے بخشش ہے
... وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (۷)
اور بہت بڑا جر ہے۔**

مومنوں سے جو گناہ بھی ہو جائیں بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے اور جو نیکیوں ان کی جیں ان پر انہیں بڑا بھاری اجر و ثواب ملے گا۔

**أَفَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَّاً ...
کیا اپس وہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال زینت دیے گئے ہیں اور وہ انہیں اچھے اعمال سمجھتا ہے**

... فَإِنَّ اللَّهَ يُضْلِلُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ...

یقین ناونکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔

... فَلَا تَدْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ...

پس تجھے ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان کو بلا کت میں نہ ڈالنا چاہیے۔

کافروں بدر کار لوگ اپنی بد اعمالیوں کو نیکیاں سمجھو بیٹھے ہیں۔ تو ایسے گراہ لوکوں پر تیرا کیا بس ہے؟ ہدایت و گرامی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ پس تجھے ان پر غمگین نہ ہونا چاہیے۔

... إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (۸)

یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

مقدرات الہی جاری ہو چکے ہیں۔ مصلحت مالک الملک کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہدایت و خلافات میں بھی اس کی حکمت ہے کوئی کام اس پچھیم کا حکمت سے خالی نہیں۔ لوکوں کے تمام افعال اس پر واضح ہیں۔
آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام خلوق کو اندر حیرے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور دالا۔ پس جس پر وہ نور پڑ گیا وہ دنیا میں ۲ کر سیدھی راہ چلا اور جسے اس دن وہ نور نہ ملا وہ دنیا میں آ کر بھی ہدایت سے بہرہ ورنہ ہو سکا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عز وجل کے علم کے مطابق قلم چل کر خشک ہو گیا۔ اب ان ابی حاتم

اللہ کی قدر تینیں:

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فُتَّيِّرُ سَحَابًا ...

اللہ ہی ہوا نہیں چلاتا ہے جو باادلوں کو انجھاتی ہیں

... فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلِّ مَيْتٍ فَأَحْيِيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ...

پھر ہم باادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں

موت کے بعد زندگی پر قرآن کریم میں عموماً خشک زمین کے ہرا ہونے سے استدلال کیا گیا ہے۔ جیسے سورہ حج میں ہے

اَهْنَّتْ وَرَبَّتْ مِنْ كُلَّ زَوْجٍ بَهِيج (22:5)

پھر جب کہ اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھر جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق و اربابات اگاتی ہے۔

بندوں کے لئے اس میں پوری عبرت اور مردوں کے زندہ ہونے کی پوری دلیل اس میں موجود ہے کہ زمین بالکل سوچی پڑی ہے کوئی تروتازگی اس میں نظر نہیں آتی، لیکن باولِ الختنہ ہیں پانی برستا ہے کہ اس کی خلکی تازگی اور اور اس کی موت زندگی سے بدل جاتی ہے۔ یا تو ایک تکا بھی نظر نہ آتا تھا یا کوسون تک ہر یا لی ہی ہو جاتی ہے۔

... كَذَلِكَ النُّشُورُ (۹)

اسی طرح دوبارہ مجی الختنا بھی ہے۔

اسی طرح نبی آدم کے اجزاء، قبروں وغیرہ میں بکھرے پڑے ہوں گے ایک سے ایک الگ ہو گا۔ لیکن عرش کے نیچے سے پانی برستے ہی تمام جسم قبروں میں سے اگے لگیں گے جیسے زمین سے دلنے اگئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

كُلُّ أَبْنَ آدَمَ يَئْتِي إِلَى عَجْبِ الدَّنَبِ، مِنْهُ خُلُقٌ وَمِنْهُ يُرَكِّبُ

ابن آدم تمام کا تمام گل سڑ جاتا ہے۔ لیکن ریزہ کی بدی نہیں سڑتی۔

اسی سے پیدا کیا گیا ہے اور اسی سے ترکیب دیا جائے گا۔

یہاں بھی نشان تباکر فرمایا اسی طرح موت کے بعد زیست ہے۔

سورہ حج کی تفسیر میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ ابو رزین نے رسول اللہ سے پوچھا کہ حضور اکرم اللہ تعالیٰ مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ اور اس کی مخوق میں اس بات کی کیا دلیل ہے؟ ۲۰ پر نے فرمایا:

يَا أَبَا رَزِينَ أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِي قَوْمَكَ مُمْحَلًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُ خَضِرًا

اے ابو رزین! کیا تم اپنی بھتی کے آس پاس کی زمین کے پاس سے اس حالت میں ٹھیں گزرے۔ کوہ شکل بھر پڑی ہوتی ہے۔ پھر جو تم گزرتے ہو تو دیکھتے ہو کہ وہ بیڑہ زار ہی ہوئی ہے اور تازگی کے ساتھ لہلہ رہی ہے۔

حضرت ابو رزین نے جواب دیا ہاں حضور اکرم ای تو اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ ۲۱ پر نے فرمایا:

فَكَذَلِكَ يُخْبِي اللَّهُ الْمَوْتُ

بس اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ...

جو شخص عزت حاصل کرتا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے۔

جو شخص دنیا اور آخرت میں با عزت رہنا چاہتا ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کرنی چاہئے وہی اس مقصد کا پورا کرنے والا ہے۔

دنیا اور آخرت کا مالک وہی ہے۔ ساری عزتیں اس کی ملکیت میں ہیں۔ چنانچہ اور آیت میں ہے:

الَّذِينَ يَخْذُلُونَ الْكُفَّارِينَ أُولَئِكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيْنَتُعْوَنَ عَنْهُمُ الْعِزَّةُ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا
(4:139)

جو لوگ میتوں کو چھوڑ کر کفار سے دستیاب کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہماری عزت ہو تو ہ عزت سے ہاتھ دھو رکھیں۔ عزت میں تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔

اور جگہ فرمان عالی شان ہے:

وَلَا يَحْزُنْكَ فَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً (10:65)

تجھے ان کی باتیں غناک نہ کریں۔ تمام تر عزت میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

اور آیت میں اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكُنَّ الْمُفْقِدِينَ لَا يَعْلَمُونَ (63:8)

عزت میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اس کے رسول کے لئے اور ایمان والوں کے لئے، لیکن منافقین بے علم ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: توں کی پرستش میں عزت نہیں۔ عز توں والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

پس بقول مقاومہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ طالب عزت کو حکامِ الہی کی قبیل میں مشغول رہنا چاہیے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو یہ جانا چاہتا ہو کہ کس کے لئے عزت ہے وہ جان لے کر ساری عزت میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

إِلَيْهِ يَصْرُدُ الْكِلْمُ الطَّيِّبُ ...

تمام ترستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں

ذکر تلاوت دعا وغیرہ پاک کلمے اسی کی طرف چڑھتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ ہم جتنی احادیث تمہارے سامنے ہیاں کرتے ہیں سب کی تصدیق کتاب اللہ سے پیش کر سکتے ہیں۔ سنو! مسلمان بندہ جب سبحان اللہ و الحمد لله و لله الا الله و اللہ اکبر تبارک اللہ پر ہتھا ہے تو ان کلمات کو فرشٹا پنچ پرستے لے کر آسمان پر چڑھ جاتا ہے۔ فرشتوں کے جس مجھ کے پاس سے گزرتا ہے وہ مجھ ان کلمات کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین عزوجل کے سامنے یہ کلمات پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ اہن جری

حضرت کعب انجا فرماتے ہیں سبحان اللہ، لا اله الا الله، اللہ اکبر عرش کے ارد گرد آہستہ آہستہ اور کا لئے ہیں جسے شہد کی تکھیوں کی سمجھنا ہوتی ہے۔ اپنے کہنے والے کا ذکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کرتے رہتے ہیں اور نیک اعمال خداوں میں محفوظ رہتے ہیں۔

مند احمد میں ہے رسول اللہ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْمِيلِهِ، يَتَعَاطَفُنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَذَوِيِّ الْحَلَلِ، يَذْكُرُنَ بِصَاحِبِيهِنَّ،

اللَّا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَرَأَ لَهُ عِذْنَ اللَّهِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کا جلال اس کی تسبیح اس کی حمد اس کی برائی اس کی وحدانیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اسکے لئے انکے یہ کلمات عرش کے اس پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔
کیا تم نہیں پا جئے کہ کوئی دو کوئی تمہارا ذکر تمہارے رب کے سامنے کرتا رہے۔

... وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ...

اور نیک عمل بھی جسے وہ بلند کرتا ہے۔

ابن عباسؓ کا فرمان ہے کہ پاک کلموں سے مراد ذکر اللہ ہے اور عمل صالح سے مراد فرائض کی ادا یعنی ہے۔ پس جو شخص ذکر اللہ اور ادائے فرایض کرے اس کا عمل اس کے ذکر کو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھاتا ہے اور جو ذکر کرے لیکن فرایض ادائے کرے اس کا کلام اس کے عمل پر اوناد یا جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کلمہ طیب کو عمل صالح لے جاتا ہے۔ اور بزرگوں سے بھی یہی متفق ہے۔
حسنؓ اور قتادؓ فرماتے ہیں قول بغیر عمل کے مردود ہے۔

... وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ...

جو لوگ برا نیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے سخت تر عذاب ہے

... وَمَكْرُ أُولُئِكَ هُوَ يَبُورُ (۱۰)

اور ان کا یہ مکر براو ہو جائے گا۔

برا نیوں کے گھات میں لگنے والے وہ لوگ ہیں جو مکاری اور ریا کاری سے اعمال کرتے ہوں۔ لوگوں پر کوئی ظاہر ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمادیواری کرتے ہیں لیکن دراصل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ ہر سے ہیں۔ جو نیکیاں وہ کرتے ہیں وہ صرف دکھاوے کی ہیں۔

یہ ذکر اللہ بہت ہی کم کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، اس سے مراد مشرک ہیں۔

لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ آجت عام ہے مشرک اس میں پڑھتے اولیٰ داخل ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہیں اور ان کا مکر فاسد و باطل ہے ان کا جھوٹ آج نہیں تو کل کھل جائے گا۔ نقلہندان کے مکر سے واقف ہو جائیں گے۔

جو شخص جو کچھ کرے اس کا اثر اس کے چہرے سے ظاہر ہو جاتا ہے اس کی زبان اسی رنگ سے رنگ دی جاتی ہے۔ جیسا باطن ہوتا ہے اس کا عکس ظاہر پر بھی پڑتا ہے۔ ریا کاری بے ایمانی لمبی مدت تک پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ ہاں کوئی بے وقوف اس کے دام میں پھنس جائے تو اور بات ہے۔

مومس پرے غلند اور کامل دانا ہوتے ہیں وہ ان دھوکے پازوں سے بخوبی آگاہ ہو جاتے ہیں اور اس عالم الغیب اللہ تعالیٰ پر تو کوئی بات بھی چھپ نہیں سکتی۔

**وَاللَّهُ خَلَقُكُمْ مِنْ ثَرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَرْوَاجًا ...
لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر تمہیں مرد و عورت بنادیا ہے۔**

... وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أَنْثى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ...

عورتوں کا حاملہ ہونا اور پکوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے

اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا اور ان کی نسل کو ایک ذیل پانی سے جاری رکھا پھر تمہیں جوڑ جوڑ بنا لیا۔ یعنی مرد و عورت یہ بھی اس کا لطف و کرم و انعام و احسان ہے کہ مردوں کے لئے یہ بیان ہنا کیسیں جوان کے سکون و راحت کا سبب ہیں۔ ہر حاملہ کے حمل کی اور ہر بیج کے تولد ہونے کی اسے خبر ہے۔ بلکہ

وَمَا تَسْنُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظَلْمَتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَأْسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (6:59)

ہر پتے کے جھزنے سے اور اندر ہر یہ میں پڑے ہوئے دانے سے اور ہر ترا اور خشک چیز سے وہ باعلم ہے بلکہ اس کی کتاب میں وہ لکھا ہوا ہے۔

اسی آیت جیسی یہ آیت بھی ہے اور وہیں اسکی تفیر بھی گزر چکی ہے۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أَنْثَى وَمَا تَغْيِضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمَقْدَارٍ عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهِدَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ (13:8-9)

ما وہ اپنے علم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور پیس کا گھنٹا بڑھنا بڑھنا بھی۔ ہر چیز اس کے پاس انداز سے ہے۔ چچے کھلے کا وہ عالم ہے۔ سب سے بلند و بالا۔

... وَمَا يُعْمَرُ مِنْ مُعْمَرٍ وَلَا يُنْفَصَ مِنْ عُمُرٍهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ...

اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھنٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ عالم الغیب کو یہ بھی علم ہے کہ کس نطفے کو لمبی عمر ملے والی ہے۔ یہ بھی اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس شخص کے لئے میں طول امر مقرر کی ہے وہ اسے پوری کر کے ہی رہے گا۔ لیکن وہ لمبی عمر میری کتاب میں لکھی ہوئی ہے وہیں تک پہنچے گی اور جس کے لئے میں نے کم عمر مقرر کی ہے اس کی حیات اسی عمر تک پہنچے گی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی پہلی کتاب میں لکھی ہوئی موجود ہے اور رب پر یہ سب کچھ آسان ہے۔

عمر کے ناقص ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو نطفہ تمام ہونے سے پہلے ہی گرجاتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

بعض انسان سو سال کی عمر پاتے ہیں اور بعض پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ سانچھ سال سے کم عمر میں مرنے والا بھی ناقص عمر والا ہے۔

ساری مخلوق کی بیکار عمر نہیں ہوتی، کوئی بھی عمر والا کوئی کم عمر والا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق ظہور میں آ رہا ہے۔

بعض کہتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ جو جل کھی گئی ہے اور اس میں سے جو گزر رہی ہے سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

بغاری و مسلم میں ہے کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُئْسِنَ لَهُ فِي أَثْرِهِ فَلِيَصِلْ رَحْمَهُ
جو چاہے کہ اس کی روزی اور عمر بڑھے وہ صدر جمی کیا کرے۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

کسی کی اجل آ جانے کے بعد اسے مہلت نہیں ملتی۔ زیادتی عمر سے مراد تک اولاد کا ہونا ہے جس کی دعائیں اسے مرنے کے بعد اس کی قبر میں پہنچتی رہتی ہیں۔ یعنی زیادتی عمر ہے۔

... إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (۱۱)

اللَّهُ تَعَالَىٰٰ پَرْ يَسِيرٌ بِالْأَسَانِ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ پورا اسان ہے۔ اس کا علم اس کے پاس ہے۔ اس کا علم تمام مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ اس پر کچھ بھی نہیں۔

دودریا:

مختلف قسم کی چیزوں کی پیدائش کو پیان فرمائ کر اپنی زبردست قدرت کو ثابت کر رہا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذْبُ فُرَاتٍ سَائِعٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أَجَاجُ ...

اور برابر نہیں دودریا یہ بیٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں راچتا پیتا اور دوسرا کھاری ہے کڑوا۔

دو قسم کے دریا پیدا کر دیجئے ایک تو صاف سترہ بیٹھا اور عمدہ پانی جو آبادیوں میں جنگلوں میں برادر برادر رہا ہے اور دوسرا ساکن دریا جن کا پانی کھاری اور کڑوا ہے۔ جس میں بڑی بڑی کشتیاں اور جہاز چل رہے ہیں۔

... وَمَنْ كُلَّا ثَاكِلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا ...

تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو

اور دونوں قسم کے دریا میں سے قسم قسم کی مچھلیاں تم نکالتے ہو اور تروتازہ کو شکھاتے رہتے ہو۔

... وَتَسْتَخْرُجُونَ حَلِيَّةً تَلْبَسُونَهَا ...

اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔

پھر ان میں سے زیور کا لئے ہو یعنی:

يَخْرُجُ مِنْهُمَا الْأَوْلُ وَالْمَرْجَانُ (55:22)

ان دونوں میں سے موتی اور موگنے برآمد ہوتے ہیں۔

یعنی لتوانو اور مرجان۔

... وَتَرَى الْفَلَكَ فِيهِ مَوَاحِدَ لِتَبْتَعُوا مِنْ فَضْلِهِ ...

اور تو دیکھتا ہے کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرتے چھاڑتے والی ان دریاؤں میں ہیں تا کہ تم

اس کا فضل ڈھونڈو

یہ کشتیاں برادر پانی کو کامنی رہتی ہیں۔ ہواؤں کا مقابلہ کر کے چلتی رہتی ہیں تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ تجارتی سفران پر
ٹھٹ کرو۔ ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچ سکو۔ اور تا کہ تم اپنے رب کا شکر کرو کہ اس نے یہ سب چیزیں تمہاری تابع
فرمان بنا دیں۔ تم سمندر سے اور دریاؤں سے کشتیوں سے لفغ حاصل کرتے ہو۔ جہاں جانا چاہو پہنچ جاتے ہو۔

... وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٢)

اور کیا عجب کہ تم اس کا شکر بھی کرو۔

اس قدرت والے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی چیزوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے یہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

دن اور رات:

يُولَجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولَجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ...

رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ملک کا بیان فرمایا ہے کہ اس نے رات کو اندر چھیرے والی اور دن کو روشنی والا بنایا ہے۔ کبھی کی
رات میں بڑی کبھی کے دن بڑے، کبھی دونوں یکساں۔ کبھی جاڑے ہیں کبھی گرمیاں۔

... وَسَخَرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلُّ يَجْرِي لِأَجْلِ مُسَمٍ ...

۲ قتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگادیا ہے ہر ایک میعادِ محیں پر چل رہا ہے۔

اس نے سورج اور چاند کو اور تھنے ہوئے اور چلتے پھر تے ستاروں کو مطیع کر رکھا ہے۔ مقدارِ حسین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ چال پر چلتے رہتے ہیں۔ پوری قدرتوں والے اور کامل علم والے اللہ تعالیٰ نے یہ نظام قائم کر رکھا ہے جو برابر چل رہا ہے اور وقت مقرر ہے یعنی قیامت تک یونہی جاری رہے گا۔

... ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ...

یہی ہے اللہ تعالیٰ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔

... وَالَّذِينَ ثَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلُكُونَ مِنْ قِطْمِيرِ (۱۳)

جنہیں تم اس کے سوا پکار ہے ہو وہ تو سمجھو رکی گھٹھلی کے چپکے کے بھی ماںک نہیں۔

جس اللہ تعالیٰ نے یہ سب کیا ہے وہی دراصل لاائقِ عبادت ہے اور وہی سب کا پالنے والا ہے۔ اس کے سامنے کوئی بھی لاائقِ عبادت نہیں۔ جن بتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں خواہ وہ فرشتے ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن سب کے سب اس کے سامنے محض مجبور اور بالکل بے بس ہیں۔ سمجھو رکی گھٹھلی کے اوپر کے ہار یک چپکے بھی چیز کا بھی انہیں اختیار نہیں آسان وزیر کی حقیر سے حقیر چیز کے بھی وہ ماںک نہیں۔

إِنَّ ثَدْعَوْهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ...

اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں۔

... وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ...

اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو قبول نہیں کر سکتے۔

... وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشَرِّكُمْ ...

بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔

جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری آواز سنتے ہی نہیں۔ تمہارے یہ بت وغیرہ بے جان چیزیں کان والی نہیں جوں سکیں۔ بے جان چیزیں بھی کہیں کسی کی سن سکتی ہیں۔ اور بالفرض تمہاری پکار سن بھی لیں تو چونکہ ان کے قبیلے میں کوئی چیز نہیں اس لئے وہ تمہاری حاجت پوری کر نہیں سکتے۔ قیامت کے دن تمہارے اس شرک سے وہ انکاری ہو جائیں گے۔ تم سے بے زار نظر آئیں گے۔ جیسے فرمایا:

**وَمَنْ أَصْلَى مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَحِيْبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفَلُونَ
وَإِذَا حُشِّرَ النَّاسُ كَانُوا لِهُمْ أَعْذَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كُفَّارِينَ (46:5-6)**

اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا یہوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک ان کی پکار کو نہ قبول کر سکیں۔ بلکہ ان کی دعا سے وہ محض بے خبر اور غافل ہیں اور میدان میں وہ ان کے دُشمن ہو جائیں گے۔ اور ان کی عبادتوں سے ملنکر ہو جائیں گے۔

اور آیت میں ہے:

وَأَنْهَدُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَيْهَا لِيَكُوُنُوا لَهُمْ عَزًّا

كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوُنُونَ عَلَيْهِمْ ضِيَّاً (١٩:٨١-٨٢)

الله تعالیٰ کے سوا اور معبود ہائے تاکہ وہ ان کے لئے باعثِ حرمت نہیں۔ لیکن ایسا ہونے کا نہیں وہ ان کی عبادتوں سے بھی انکاری ہو جائیں گے۔ اور ان کے خلاف اور دُشمن بن جائیں گے۔

... وَلَا يُبَيِّنُكَ مِثْلُ خَيْرٍ (١٤)

تجھے کوئی بھی حق تعالیٰ جیسی خبردار خبری نہ دے گا۔

بھلا بتاوز اللہ تعالیٰ جیسی تجھی خبریں اور کون دے سکتا ہے؟

جو اس نے فرمایا وہ یقیناً ہو کر ہی رہے گا۔ جو کچھ ہونے والا ہے اس سے اللہ تعالیٰ پورا خبردار ہے۔ اس جیسی خبر کوئی اور نہیں دے سکتا۔

اللہ سب کو فنا کرنے پر بھی قادر ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفَقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (١٥)

اے لوگ! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیازِ خوبیوں والا ہے۔

الله تعالیٰ ساری مخلوق سے بے نیاز ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ وہ غنی ہے اور سب فقیر۔ وہ بے پرواہ ہے اور سب اس کے حاجت مند ہیں۔ اس کے سامنے ہر کوئی ذلیل ہے اور وہ عزیز ہے۔

کسی قسم کی حرکت و سکون پر کوئی قادر نہیں۔ سانس تک لینا کسی کے بس میں نہیں۔ مخلوق بالکل ہی بے بس ہے۔ غنی ہے پرواہ اور بے نیاز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تمام باتوں پر قادر وہی ہے۔ وہ جو کرتا ہے اس میں قابل تعریف ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت و تعریف سے خالی نہیں۔ اپنے قول میں اپنے فعل میں اپنی شرع اور تقدیریوں کے مقرر کرنے میں۔ غرض ہر طرح وہ بزرگ اور لائق حمد و ثناء ہے۔

إِنْ يَشَأْ يُدْهِبُكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (١٦)

اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے

لوکو! اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو غارت و برپاؤ کر دے اور تمہارے عوض دوسرا لوکوں کو لائے۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بَعْزِيزٌ (١٧)

اور یہ بات اللہ تعالیٰ کو کچھ مشکل نہیں۔

رب پر یہ کام کچھ مشکل نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازْرَةٌ وَزْرَ اخْرَى ...

کوئی بھی بوجہ اٹھانے والا دوسرا کا بوجہ نہیں اٹھائے گا۔

... وَإِن تَدْعُ مُتْقَلَةً إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى ...

اگر کوئی گراں بار دوسرا کو اپنا بوجہ اٹھانے کے لئے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا کو قرابت داری ہو۔

قیامت کے دن کوئی دوسرا پرلا دنا چاہے تو یہ چاہت بھی اس کی پوری نہ ہوگی۔ کوئی نہ ملے گا کہ اس کا بوجہ اٹھائے عزیز واقر بھی من موز لیں گے اور پیچھے پھیر لیں گے کوماں باپ اور اولاد ہو۔ ہر شخص اپنے حال میں مشغول ہو گا ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

حضرت عکرمہ غفرناتے ہیں۔ پڑوی پڑوی کے پیچھے پڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ اس سے پوچھ تو سہی کہ اس نے مجھ سے اپنا دروازہ کیوں بند کر لایا تھا۔ کافر مومن کے پیچھے لگ جائے گا اور جو احسان اس نے دنیا میں کئے تھے وہ یاد دلا کر کے گا کہ آج میں تیر احتیاج ہوں۔ مومن بھی اس کی سفارش کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ اس کا عذاب قدرے کم ہو جائے گو جنم سے چھکا راحمال ہے۔

باپ بیٹے کو اپنے احسان جتائے گا اور کہہ گا کہ راتی کے والے کے برابر مجھے آج اپنی نیکیوں میں سے دے دے۔ وہ کہے گا ابا! آپ چیز تو حکومتی طلب فرمائے ہیں لیکن آج تو جو کھکھا آپ کو ہے وہی مجھے بھی ہے میں تو کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ پھر بیوی کے پاس جائے گا اس سے کہے گا۔ میں نے تیرے ساتھ دنیا میں کیسے سلوک کئے ہیں؟ وہ کہے گی بہت ہی اچھے۔

یہ کہے گا آج میں تیر احتیاج ہوں مجھے ایک نیکی دے دے تاکہ عذابوں سے چھوٹ جاؤں۔

جواب ملے گا کہ سوال تو بہت بہا ہے لیکن جس خوف میں تم ہو وہی ذر مجھے بھی لگا ہوا ہے۔ میں تو کچھ بھی سلوک آج نہیں کر سکتی۔ قرآن کی اور آیت میں ہے:

وَأَخْشُوا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالَّذِي عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِّدِهِ شَيْءٌ (31:33)

جس دن باپ اپنے بیٹے کوئی لفظ نہ پہنچائے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی لفظ کرنے والا ہو گا۔

یعنی آج نہ باپ بیٹے کے کام آئے نہ بیٹا آپ کے کام آئے۔ اور فرمان ہے:

يَوْمَ يَفْرُّ الْمَرءُ مِنْ أَخِيهِ

وَأَمْهَ وَأَبِيهِ

وَصَاحِبِتِهِ وَبَنِيهِ (80:34-36)

اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سیا اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھا گے گا۔

یعنی آج انسان اپنے بھائی سے ماں سے باپ سے اور اولاد سے بھاگتا پھرے گا۔ ہر شخص اپنے حال میں مست و بے خود ہو گا۔ ہر ایک دوسرے سے غافل ہو گا۔

... إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ ...

تو صرف انہیں گاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

.... وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ...

اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

تمہارے وعدہ و نصیحت سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عقل مند اور صاحب فراست ہوں جو اپنے رب سے قدم قدم پر خوف کرنے والے اور اطاعت الہی کرتے ہوئے نمازوں کو پابندی سے ادا کرنے والے ہوں۔

... وَمَنْ تَرَكَ فِإِنَّمَا يَتَرَكَ لِنَفْسِهِ ...

جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لئے پاک ہو گا۔

نیک اعمال یا خود تم ہی کو نفع دیں گی۔ جو پاکیز گیاں تم کروان کا نفع تم ہی کو پہنچ گا۔

... وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (۱۸)

لوہنا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے اسکے سامنے پیش ہونا ہے۔ حساب کتاب اسکے سامنے ہونا ہے۔ اعمال کا بدل وہ خودوں نے والا ہے۔

زندہ اور مردہ برابر نہیں:

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (۱۹)

اور اندرھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔

وَلَا الظُّلَمَاتُ وَلَا النُّورُ (۲۰)

اور نہ تاریکی اور روشنی،

وَلَا الظُّلُلُ وَلَا الْحَرُورُ (۲۱)

اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ،

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ...

اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ موسیٰ اور کافر برابر نہیں جس طرح اندھا اور دیکھتا، اندھیرا اور روشنی سایہ اور دھوپ زندہ اور مردہ برابر نہیں۔

أَوَ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُنْتَهَا فَأَحْيَنَا هُوَ وَجَعَلَنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَتَّلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لِئِنَّهُ بَخَارِجٌ مِّنْهَا كَذَلِكَ زُرِّينَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (6:122)

بخارج مٹھا پھر اسے ہم نے زندہ کر دیا اور اسے نور دیا جسے لئے ہوئے لوگوں میں چل پھر رہا ہے۔ ایسا شخص

اور وہ شخص جو اندھیروں میں گھرا ہوا ہے جن سے انکل ہی نہیں سکتا۔ یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

اور آیت میں فرمایا:

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَمِ وَالْأَصْمَمِ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هُلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا (11:24)

ان دونوں جماعتوں کی مثال اندر ہے اور بہرے اور دیکھتے سننے کی تھی ہے۔

موسیٰ اور کافر کوکھوں اور کافر کوں والا اجا لے اور نور والا ہے۔ پھر راہ مستقیم پر ہے جو صحیح طور پر سایوں اور نہیروں والی جنت میں پہنچ گا اور اس کے بر عکس کافر اندھا بہرہ اور اندھیروں میں پھنسا ہوا ہے جن سے انکل ہی نہیں سکتا۔ اور حیک جہنم میں پہنچ گا جو حزارہ تندی، تیزی اور گرمی والی آگ کا مخزن ہے۔

... إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ...

اللَّهُ تَعَالَى جِسْ كُو چاہتا ہے سنوادیتا ہے

الله تعالیٰ جسے چاہے سنادے یعنی اس طرح سننے کی توفیق دے کر سن کر قبول بھی کرتا جائے۔

... وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ (۲۲)

اور آپ ان لوگوں کو نہیں سن سکتے جو قبروں میں ہیں۔

تو قبر والوں کو نہیں سن سکتا۔ یعنی جس طرح کوئی مرنے کے بعد قبر میں وفا دیا جائے۔ تو اسے پکارتا ہے سو ہے اسی طرح کفار ہیں کہ ہدایت و دعوت ان کے لئے بے کار ہے۔ اسی طرح ان مشرکوں پر انہیں کی بد نظری چھاگئی ہے اور ان کی ہدایت کی کوئی صورت باقی نہیں رہی تو ان کو کسی ہدایت پر نہیں لاسکتا۔

إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ (۲۳)

آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ...

ہم ہی نے آپ کو حق دے کر خوبخبری سنائے والا اور ڈرانے والا ہنا کر بھیجا ہے

تو صرف آگاہ کر دینے والا ہے۔ تیرے ذمے صرف تبلیغ ہے ہدایت و ضارعات میں جانب اللہ ہے۔

... وَإِنْ مَنْ أَمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (۲۴)

اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ذرستا نے والا نہ گزرا ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر امت میں رسول آتا رہا۔ تاکہ ان کا عذر باتی نہ رہ جائے۔ جیسے اور آیت میں فرمایا:

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلٌّ قُوْمٌ هَادِ (۱۳:۷)

اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔

اور جیسے فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا ... (۱۶:۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا۔

وَإِنْ يُكَدِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ...

اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹکا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گز رے ہیں انہوں نے بھی جھٹکا یا تھا۔

... جَاءُتُهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالْزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ (۲۵)

ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر مجھے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔

ان کا تجھے جھٹکا کوئی نبی بات نہیں۔ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹکا یا۔ جو بڑے بڑے مجرمات کھلی کھلی دیتیں صاف صاف آئیں لے کر آئے تھے اور نورانی صحیفے ان کے ہاتھوں میں تھے۔

ثُمَّ أَخْتَذُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرٌ (۲۶)

پھر میں نے ان کا فرروں کو کپڑا لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔

آخران کے جھٹکے کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے انہیں عذاب و سزا میں گرفتار کر لیا۔ ویکھ لے کہ پھر میرے انکار کا نتیجہ کیا ہوا؟ کس طرح تباہ و برہاد ہوئے۔

مختلف رنگ بھی اللہ کی قدرت ہیں:

أَلْمُ ثُرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ...

کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا۔

... فَأُخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا الْوَانُهَا...

پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل کا لے

رب کی قدرتوں کے کمالات دیکھو کہ ایک ہی قسم کی چیزوں میں کونا کون نہ مونے نظر آتے ہیں۔ ایک پانی ۲ سماں سے اترتا ہے اور اسی سے مختلف قسم کے رنگ برنگ کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ سرخ، بیز، سفید وغیرہ۔ اسی طرح ہر ایک کی خوبیوں کا لگ اگ لگ ہر ایک کا ذاتی تقدیر اگاہان۔ جیسے اور آیت میں فرمایا:

وَفِي الْأَرْضِ قطْعٌ مُّتَجَوِّرٌ وَجَئَتْ مِنْ أَعْنَبٍ وَزَرْعٍ وَخَيلٌ صَلُونٌ وَغَيْرُ صَلُونٌ يُسْقَى
بِمَاءٍ وَحِدٍ وَتَفَضَّلٌ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ (۱۳:۴)

اور زمین میں مختلف گلزارے ایک دوسرے سے لکھتے لگاتے ہیں اور باغات ہیں انگوروں کے اور کھیت ہیں اور
کھجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور بعض ایسے ہیں ہیں جو دو شاخے نہیں۔ سب ایک ہی پانی پلاٹے
جاتے ہیں پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔

یعنی کہیں انگور ہے کہیں کھجور ہے کہیں بھیتی ہے۔

... وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيَضٍ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ الْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ (۲۷)

پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کا ان کی بھی رنگیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔
اسی طرح پہاڑوں کی پیدائش بھی قسم قسم کی ہے کوئی سفید ہے کوئی سرخ ہے کوئی کالا ہے۔ کسی میں راستے اور گھانیاں ہیں
کوئی لمبا ہے کوئی ناموar ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ الْوَانُهَا كَذَلِكَ ...

وہ اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپاپا یوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگیں مختلف ہیں
ان بے جان چیزوں کے بعد جاندار چیزوں پر نظر ڈالو۔ انسانوں کو جانوروں کو چوپاپا یوں کو دیکھو۔ ان میں بھی قدرت کی
وضع وضع کی گل کاریاں پاؤ گے۔ بر جوشی طاطم باکل سیاہ فام ہوتے ہیں۔ صقالہ برومی باکل سفید رنگ، عرب در میانہ
ہندی ان کے قریب قریب۔ چنانچہ اور آیت میں ہے:

وَأَخْتَلِفُ أَسْنَتِكُمْ وَالْوَنَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالَمِينَ (۳۰:۲۲)

تمہاری بول چال کا اختلاف تمہارے رنگوں کا اختلاف بھی ایک عالم کے لئے تو قدرت کی کامل نمائی ہے۔

وَالْأَنْعَامُ مُخْتَلِفٌ الْوَانُهَا كَذَلِكَ

اسی طرح چوپائے اور دیگر حیوانات کے رنگ روپ بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بلکہ ایک ہی قسم کے جانوروں میں ان کی رنگیں
بھی مختلف ہیں۔ بلکہ ایک ہی جانور کے جسم پر کئی کئی قسم کے رنگ ہوتے ہیں۔
 سبحان اللہ سب سے اچھا خالق اللہ تعالیٰ کیسی کچھ برکتوں والا ہے۔

مند بزار میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ رنگ آمیزی بھی کرتا ہے؟ ۲۶ نے فرمایا:
ہاں ایسا رنگ رکھتا ہے جو کبھی ہلاکت پر سرخ زرد اور سفید۔

... إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عَبَادِ الْعُلَمَاءِ ...

اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

... إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (۲۸)

وَقَوْنِي اللَّهُ تَعَالَى زَبَرْ دَسْتَ بِرَاجِحَتِنَ وَالاَبَهِ۔

فرمایا جتنا کچھ خوف الہی کرنا چاہیے اتنا خوف تو اس سے صرف علماء ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانے بوجھنے والے ہوتے ہیں۔ حقیقتاً جو شخص جس قدر ذات الہی کی نسبت معلومات زیادہ رکھے گا۔ اسی قدر اس عظیم قدر علیم الہی کی عظمت و محیثت اس کے دل میں بڑھے گی۔ اور اس قدر اس کی خیشیت اس کے دل میں زیادہ ہو گی جو جانے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ قدم قدم پر اس سے ذرتار ہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا علم اسے حاصل ہے جو اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ اس کے حال کئے ہوئے کو خال اور اس کے حرام ہائے کاموں کو حرام جانے اس کے فرمان پر یقین کرے۔ اس کی وحیت کی تنبہانی کرے۔ اس کی ملاقات کو برحق جانے اپنے اعمال کے حساب کو حق سمجھے۔

خیشیت ایک قوت ہوتی ہے جو بندے کے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ عالم کہتے ہی اسے ہیں جو در پر دہ بھی اللہ تعالیٰ سے ذرتار ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی رہبست کرے اور اس کی نارانگی کے کاموں سے نفرت رکھے۔

حضرت امام مالک کا قول ہے کہ کثرت روایات کا نام علم نہیں، علم تو ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ حضرت احمد بن صالح مصری فرماتے ہیں، علم کثرت روایات کا نام نہیں، بلکہ علم نام ہے اس کا جس کی تابعداری اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے یعنی کتاب و سنت اور جو صحابہ اور ائمہ سے پہنچا ہو۔ وہ روایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ نور جو بندے کے آگے آگے ہوتا ہے۔ وہ علم کو اور اس کے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔

مردوی ہے کہ علماء کی تین قسمیں ہیں:

. عالم بالله

. عالم با مرالله

. عالم بالله و با مرالله۔

عالم بالله عالم با مراللہ نہیں اور عالم با مرالله عالم بالله نہیں۔ ہاں عالم بالله و با مرالله وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ذرتا ہوا اور حدود و وفرائیں کو جانتا ہو۔

عالیٰ بالله وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ذرتا ہو لیکن حدود و فرائض کو نہ جانتا ہو۔
عالیٰ بالله وہ ہے جو حدود و فرائض کو تو جانتا ہو لیکن دل اس کا خشیت اللہ سے خالی ہو۔

منومنوں کی صفات:

إِنَّ الَّذِينَ يَتَلَوَّنَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ...

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں

... وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَنَا هُمْ سِرِّاً وَعَلَانِيَةً ...

اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا اس میں سے پوشیدہ اور علایہ خرچ کرتے ہیں

... يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ ثُبُورَ (۲۹)

وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماندہ ہو گی۔

مؤمن بندوں کی نیک صفتیں پیان ہو رہی ہیں کہ وہ کتاب اللہ کی تلاوت میں مشغول رہا کرتے ہیں۔ ایمان کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ عمل بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ نماز کے پابند رکاوہ خیرات کے عادی پوشیدہ علایہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ سلوک کرنے والے ہوتے ہیں اور اپنے مال کے ثواب کے امیدوار اللہ سے ہوتے ہیں۔

لِيُوَفِيهِمْ أَجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ...

تاکہ ان کو ان کی اجر تین پوری دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں

... إِلَهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (۳۰)

بے شک وہ بڑا بخشنده والا بڑا قادر دان ہے۔

جس کا مانا یقینی ہے جیسے کہ اس تفسیر کے شروع میں فضائل قرآن کے ذکر میں ہم نے بیان کیا ہے کہ کلام اللہ شریف اپنے ساتھی سے کہہ گا کہ ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور تو توبہ کی سب تجارتلوں کے پیچھے ہے۔ انہیں ان کے پورے ثواب میں گے بلکہ بہت بڑا حاصل کر میں گے جس کا خیال بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کا بخشنده والا اور چھوٹے اور حموڑے عمل کا بھی قادر دان ہے۔

حضرت مطہر "تو اس آیت کو تاریخوں کی آیت کہتے ہیں۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا حق کلام ہے:

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ ...
اور یہ کتاب جو ہم نے اپنے کے پاس وہی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل صحیک ہے

... مُصَدِّقاً لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ...
جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔

... إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ (۳۱)
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

اور جس طرح اگلی کتاب میں اس کی خبر دیتی رہیں یہ بھی ان اگلی پہلی کتابوں کی صحیائی ثابت کر رہا ہے۔ ربُّ الْجِبَرُوْبُ بصیر ہے۔ ہر مستحق فضیلت کو بخوبی جانتا ہے انہیاء کو اور انسانوں پر اس نے اپنے وسیع علم سے فضیلت دی ہے پھر انہیاء میں بھی آپس میں مرتبے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور علی الاطلاق حضرت محمدؐ کا درجہ سب سے بڑا کر دیا۔
اللہ تعالیٰ اپنے تمام انہیاء پر درود وسلام بھیجے۔

منومنوں کی صفات:

ثُمَّ أُرْثَنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ...

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔
جس کتاب کا اوپر ذکر ہوا تھا اس بزرگ کتاب یعنی قرآن کریم کو ہم نے اپنے منصب بندوں کو ہاتھوں میں دیا یعنی اس امت کے۔ پھر اس میں تین قسم کے لوگ ہو گئے۔

... فِيمِنْهُمْ ظَالِمُونَ لِنَفْسِهِ ...

پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں

... وَمِنْهُمْ مُفْتَصِدٌ ...

اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں

... وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يَأْدُنَ اللَّهَ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (۳۲)

اور بعض ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑافضل ہے۔

. بعض توڑا پکھا گئے پیچھے ہو گئے وہ خالم نفس کہلانے ان سے کچھ رحمت والے کام بھی سرزد ہو گئے۔
 . بعض درمیان درجے کے رہے جنہوں نے محمرات سے احتساب کیا واجبات بجالاتے رہے۔ لیکن کبھی کبھی
 کوئی مستحب کام ان سے چھوٹ بھی گیا اور کبھی کوئی ہلکی سی نافرمانی بھی سرزد ہو گئی۔

. بعض درجوں میں بہت ہی آگے نکل گئے۔ واجبات چھوڑ کر مستحبات کو بھی انہوں نے نہ چھوڑا اور محمرات
 چھوڑا کروہات سے بھی یکسر الگ رہے بلکہ مرتبہ مباح چیزوں کو بھی ڈر کر چھوڑ دیا۔
 ابن عباس فرماتے ہیں کہ پسندیدہ بندوں سے مراد امت محمدؐ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر کتاب کی وارث بنائی گئی ہے۔

. ان میں جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں انہیں بخشا جائے گا
 . اور ان میں جو درمیانہ لوگ ہیں ان سے آسانی سے حساب لایا جائے گا۔
 . اور ان میں جو نیکیوں میں بڑھ جانے والے ہیں انہیں بے حساب جنت میں پہنچایا جائے گا۔

طبرانی میں ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِيرِ مِنْ أُمَّتِي
 میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں سابق لوگ تو بغیر حساب کتاب کے داخل جنت ہوں گے اور اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے اور
 اصحاب اعراف محمدؐ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔ الغرض اس امت کے بلکہ چھلکے گنہگار بھی اللہ تعالیٰ کے
 پسندیدہ بندوں میں داخل ہیں۔

بعض سلف نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ لوگ نتواس امت میں داخل ہیں اور نہ چیزہ اور پسندیدہ ہیں۔ نوارثین کتاب ہیں
 بلکہ مراد اس سے کافر منافق اور با کمیں ہاتھ سے نامہ اعمال دینے جانے والے لوگ ہیں۔

پس یہ تینیں وہی ہیں جن کا یا ان سورہ واقعہ کے اول و آخر میں ہے۔ یعنی یہ جو تین اقسام گناہی ہیں یہ برگزیدہ بندوں کی نہیں
 بلکہ بندوں کی ہیں یعنی عادۃ کی کوہ کن کن قسموں کے ہوتے ہیں۔ لیکن صحیح قول یہی ہے کہ یہ اسی امت میں ہیں۔

حدیث میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا:

سابقین تو بے حساب جنت میں جائیں گے اور درمیانہ لوگوں سے آسانی کے ساتھ حساب لایا جائے گا۔ اور اپنے نفسوں پر
 ظلم کرنے والے طول محشر میں روکے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تلاطفی ہو جائے گی اور یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ
 کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے غم و رنج دور کر دیا۔ ہمارا رب بڑا ہی فغور و شکور ہے جس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے رہا۔ اس
 کی ایسی جگہ عطا فرماتی جہاں ہمیں کوئی ورود کھنہیں۔ مسند احمد

حدیث میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

میری امت کے تین حصے ہیں۔ ایک بے حساب و بے عذاب جنت میں جانے والا دوسرا آسمانی سے حساب لیا جانے والا اور پھر بہشت نہیں ہونے والا۔ تیسرا وہ جماعت ہوگی جن سے باز پر تو ضرور ہوگی۔ لیکن پھر فرشتے حاضر ہو کر کہیں گے کہ تم نے انہیں **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَه** کہتے ہوئے پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ حق ہے میرے سوا کوئی موجود نہیں اچھا انہیں میں نے ان کے اس قول کی وجہ سے چھوڑا جاؤ انہیں جنت میں لے جاؤ اور ان کی خطائیں جنہیوں پر لا دو۔ اسی کا ذکر آیت **وَلِيَحْمِلُنَّ الْفَالِئِمْ مَعَ الْفَالِئِمْ (13:29)** میں ہے۔ یعنی وہ ان کے بوجھا پتے بوجھ کے ساتھ اٹھائیں گے۔

اس کی تعداد اس میں ہے جس میں فرشتوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جنہیں وارثین کتاب بنا لیے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تین قسمیں بتائی ہیں۔ پس ان میں سے جو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں ان کی باز پر ہیں کی جائے گی۔ ابن ابی حاتم

حضرت عائشؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو آپ فرماتی ہیں یہاں یہ سب جلتی لوگ ہیں۔

فَمَنْهُمْ ظَالِمُونَ لِنَفْسِهِ وَمَنْهُمْ مُفْقَدُ وَمَنْهُمْ سَابِقُ بِالْخَيْرَاتِ

. سابق بالخيرات تو وہ ہیں جو رسول اللہؐ کے زمانے کے تھے۔ جنہیں خود آپ نے جنت کی بشارت دی۔
، مقصد وہ ہیں جنہوں نے آپ کے لش قدم کی پیروی کی، یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور
، ظالم لنفسه مجھ تھے ہیں۔ ابو داؤد

خیال فرمائیے کہ صدقہ با وجود یہ کہ سابق بالخيرات میں سے بکداں میں سے بھی بہترین درجے والوں میں سے ہیں لیکن کس طرح آپ نے آپ کو متواتر بنا لیتی ہیں۔ حالانکہ حدیث میں آپ کا ہے کہ تمام عورتوں پر امام المؤمنین حضرت عائشؓ کو وہی فضیلت ہے جو فضیلت ثریہ کو هر قسم کے طعام پر ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں **ظَالِمُونَ لِنَفْسِهِ** تو ہمارے بدھی لوگ ہیں اور مقصد ہمارے شہری لوگ ہیں۔ اور ہمارے مجاہد ہیں۔ ابن ابی حاتم

ان احادیث اور آثار کو سامنے رکھ کر یہ توصیف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس آیت میں عموم ہے اور اس امت کے ان تینوں قسموں کو یہ شامل ہے۔ پس علماء کرام اس فتحت کے ساتھ سب سے زیادہ رشک کے قابل ہیں اور اس رحمت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

مسنون احمد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص مدینے سے دمشق میں حضرت ابو درداءؓ کے پاس جاتا ہے اور آپ سے ملاقات کرتا ہے تو آپ دریافت فرماتے ہیں کہ پیارے بھائی یہاں کیسے آنا ہوا؟ وہ کہتے ہیں اس حدیث کو سننے کے لئے آپ ہوں جو آپ بیان کیا کرتے ہیں۔ پوچھا، کیا کسی تجارت کی غرض سے نہیں آئے؟ جواب دیا نہیں۔ پوچھا، پھر کوئی اور مطلب بھی ہوگا؟ فرمایا کوئی مقصد نہیں پوچھا پھر کیا حدیث کی طلب کے لئے یہ سفر کیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ فرمایا سنو! میں نے رسول اللہؐ سے سنایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهَا عِلْمًا، سَلَكَ اللَّهَ تَعَالَى بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنَاحَهَا رَضَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالَمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحَيَّاتُ فِي الْمَاءِ،

وَفَضْلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلُ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَافِكِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأُنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأُنْبِيَاءَ لَمْ يُورِثُوا بِيَنَارًا وَلَا بِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخْذَ بِهِ أَخْذَ بِحَظْ وَافِرٍ

جو شخص علم کی علاش میں کسی راستے کو طے کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے باغوں میں چالنے کا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے طالب علموں کے لئے پر بچھاویتی ہیں کیونکہ وہ ان سے بہت ہی خوش ہیں اور ان کی خوشی کے خواہاں ہیں۔ عالم کے لئے ۲۰ سال وز میں کی ہر چیز استغفار کرتی ہے۔ یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی۔

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تاروں پر۔ علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ انبیاء علیہ السلام نے اپنے ورثے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے ان کا ورثہ علم دین ہے جس نے اسے لیا اس نے بڑی دولت حاصل کر لی۔ ابو داؤد ترمذی

سورہ ط کے شروع میں وہ حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء سے فرمائے گا میں نے اپنا علم و حکمت تمہیں اس لئے ہی دیتا تھا کہ میں بخش دوس کو تم کیسے ہی ہو مجھے اس کی کچھ پرواہی نہیں۔

اہل جنت پر انعامات:

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا ...

وَبَاغَاتٌ مِّنْ هَبَيشَرٍ بَنَےَ كَجَنِ مِنْ يَأْوِيْكَ دَالِلَ بَهُولَنَ كَ

... مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ...

سو نے کے لفگن اور مو قت پہنائے جاویں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن برگزیدہ لوگوں کو ہم وارث کتاب اللہ کیا ہے انہیں قیامت کے دن بھیکی اور راجحی اور ابدی نعمتوں والی جنتوں میں پہنچا کیں گے۔ جہاں انہیں سونے اور مو قتوں کے لفگن پہنائے جائیں گے۔

... وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرَيرٌ (۳۲)

اور پوشак ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔

حدیث میں ہے:

مَنْ لَبِسَ الْحَرَيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبِسْهُ فِي الْآخِرَةِ

جو شخص یہاں دنیا میں حریر و ریشم پہنے گا۔ وہا سے آخرت میں نہیں پہننا یا جائے گا۔

اور حدیث میں ہے:

هی لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

یہ ریشم کافروں کے لئے دنیا میں ہے اور تم منونوں کے لئے آخرت میں ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اہل جنت کے زیوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

انہیں سونے چاندی کے زیور پہنانے جائیں گے جو موتویوں سے جزاً کئے ہوئے ہوں گے۔ ان پر درویا قوت کے تان ہوں گے بالکل شابانہ ہوں گے۔ وہ نوجوان ہوں گے بغیر بالوں کے سرخی آنکھوں والے۔ وہ جناب باری عز وجل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس نے ہم سے خوف ذرذہ اکل کر دیا اور دنیا اور آخرت کی پریشانیوں اور پیشانیوں سے ہمیں نجات دے دی۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَ الْحَزَنِ ...

اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لا کھلا کھنکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔

... إِنَّ رَبَّنَا لِغَفُورٍ شَكُورٌ (۳۴)

بے شک ہمارا پروردگار بڑا مجتنے والا بڑا قدردان ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَوْنَ پر قبروں میں میدانِ محشر میں کوئی دہشت و دھشت نہیں۔ وہ تو کویا انہیں اب دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں پر سے مٹی جھاڑاتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم و رنج دور کر دیا۔ ابن ابی حاتم

حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے ان کی بڑی بڑی اور بہت سی خطائیں معاف کر دی گئیں اور چھوٹی چھوٹی اور کم مقدار بھیساں قدر دانی کے ساتھ قبول فرمائی گئیں۔ یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنے فضل و کرم الطف و رحم سے یہ پاکیزہ بلندترین مقامات عطا فرمائے۔ ہمارے اعمال تو اس قابل تھے ہیں نہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ

تم میں سے کسی کو اس کے اعمال جنت میں نہیں لے جاسکتے۔

لوگوں نے پوچھا، اپنے کو کبھی نہیں؟ فرمایا:

وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِرَحْمَةِ مِنْهُ وَفَضْلِهِ

نہ مجھے، مگر اسی صورت میں کہ اللہ تعالیٰ رحمت میرا ساتھ دے۔

الَّذِي أَحْلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ...

جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتنا را۔

وَكُلُّنِيْنَ گے بیہاں تو ہمیں نہ کسی طرح کی مشق و محنت ہی تھکان اور تکلیف ہے۔ روح الگ خوش ہے جنم الگ راضی ہے۔

... لَا يَمْسَأُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمْسَأُ فِيهَا لُعُوبٌ (۳۵)

جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی تنگی پہنچے گی۔

بدلہ ہے اس کا جو دنیا میں رہا الہی کی تکلیفیں انہیں اخالی پڑتی تھیں آج راحت ہی راحت ہے ان سے کہہ دیا گیا ہے:

كُلُوا وَاشْرِبُوا هَنِيَّةً بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيةِ (69:24)

ستہتا پہنچتا کھاتے پینتے رہو۔ اس کے بد لے جو دنیا میں تم نے میری فرمائیں تو اس کیسی۔

اہل جہنم کی سزا:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ...

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

... لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فِيمُوْثُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ...

نہ تو ان کی قضاہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلاک کیا جائے گا۔

یہاں برے لوگوں کا حال بیان ہو رہا ہے کہ یہ دوزخ کی آگ میں جلتے جھلتے رہیں گے۔ انہیں وہاں موت بھی نہیں آئے گی جو مر جائیں۔ جیسے اور آیت میں ہے:

لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (20:74)

نہ وہاں انہیں موت آئے گی نہ کوئی اچھی زندگی ہو گی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيُونَ

جو ابدی جہنمی میں انہیں وہاں موت نہیں آئے گی اور نہ اچھی زندگی ملے گی۔

قرآن میں اور جگہ بیان ہوا:

وَنَادُوا يَمَلُّكُ لِيَقْضِي عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّمَا مَكَّوْنَ (43:77)

وہ تو کہیں گے اے داروں جہنم تم ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موت دے دے۔ لیکن جواب ملے گا کہ تم تو یہیں پڑے رہو گے۔

پس وہ نعموت کو اپنے لئے راحت سمجھیں گے۔ لیکن وہ آئے گی جی نہیں تھے میریں نہ عذابوں میں کسی دیکھیں۔ جیسے اور آیت میں ہے:

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَلْدُونَ

لَا يُفَتُّ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ (43:74-75)

کفار متعطل عذاب جہنم میں رہیں گے جو عذاب کبھی بھی نہیں کے نکم ہوں گے۔ یہ تمام بھلائی سے محض مایوس ہوں گے۔

اور جگہ فرمان ہے:

كُلُّمَا خَبَثَ زَدَاهُمْ سَعِيرًا (17:97)

اگر جہنم ہمیشہ تیز ہی ہوتی رہے گی۔

اور جگہ فرمایا:

فَدُوْفُوا فَلَنْ تَرِيدُكُمْ إِلَّا عَذَابًا (78:30)

لواب مزے پچھو عذاب ہی عذاب تمہارے لئے بڑھتے رہیں گے۔

... كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كُفُورٍ (۳۶)

ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

وَهُمْ يَصْطَرُخُونَ فِيهَا ...

اور وہ لوگ اس میں چادریں گے، کہ

... رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلْ...

اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال لیجئے ہم اپنے کام کریں گے برخلاف ان کا مول کے جو کیا کرتے تھے۔

کافروں کا بھی بدھے۔ وہ جنچ کار کریں گے۔ ہائے والے کریں گے دنیا کی طرف لوٹنا چاہیں گے۔ اقرار کریں گے کہ اب ہم گناہ نہیں کریں گے۔ نیکیاں کریں گے۔

لیکن رب العالمین خوب جانتا ہے کہ اگر یہ واپس بھی جائیں تو وہی سرکشی کریں گے۔ اسی لئے انکا امران پورا نہ ہو گا۔ انہیں انکے اس سوال پر جواب ملے کا جیسے فرمایا:

فَهَلْ إِلَى حُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلِذِلْكَمْ

بَأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرِكْ بِهِ ثُؤْمِثُوا (40:11-12)

تم وہی ہو جب اللہ تعالیٰ کی وحدائیت کا بیان ہوتا تھا تو تم کفر کرنے لگتے تھے وہاں اس کے ساتھ شرک کرنے میں تمہیں مزہ آتا تھا۔

پس اب بھی اگر تمہیں لوٹا دیا گیا تو وہی کرو گے جس سے منع کئے جاتے ہو۔

... أَوْلَمْ نُعْمَرْ كُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ ...

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا

پس فرمایا دنیا میں تم بہت جیئے۔ تم اس بھی مدت میں بہت کچھ کر سکتے تھے۔ مثلاً ستر سال جیئے۔

بھی عمر:

حضرت قادہؑ کا قول ہے کہ بھی عمر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت پوری کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتی چاہیے کہ عمر کے بڑھنے کے ساتھ ہی انسان برائیوں میں بڑھتا چلا جائے۔ دیکھو تو یہ آیت جب اتری ہے اس وقت بعض لوگ صرف اٹھارہ سال کی عمر کے ہی تھے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں چالیس سال کی عمر تک پہنچنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذر بندی ہو جاتا ہے۔ آپؐ اسی سے سامنہ سال بھی مردی ہیں۔ مند میں ہے حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

لَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عَبْدٍ أَحْيَاهُ حَتَّى بَلَغَ سِتِّينَ أَوْ سَبْعِينَ سَنَةً، لَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ،
بِحَسَنَةِ اللَّهِ تَبَارِكَ وَتَعَالَى نَعْتَزِ سَنَانِيَّتِيَّةِيَّا اس کا کوئی عذر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھیں چلنے کا۔

صحیح بخاری میں ہے:

أَعْذَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى امْرَىءِ أَخْرَ عُمْرَةِ حَتَّى بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً

اس شخص کا عذر اللہ تعالیٰ نے کافٹ دیا جسے سامنہ سال تک دنیا میں رکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اہلاء کے ندویک طبقی عمر ایک سو بیس ہر س کی ہے۔ سامنہ سال تک تو انسان ہر صورتی میں رہتا ہے۔ پھر گھننا شروع ہو جاتا ہے۔ پس آیت میں بھی اس عمر کو مراد لینا اچھا ہے اور یہی اس امت کی غالب عمر ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَفْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ

میری امت کی عمریں سامنہ سے ستر سال تک ہیں۔ اور اس سے تجاوز کرنے والے کم ہیں۔ ترمذی

اور روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ سے آپؐ کی عمر کی بابت سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

پہچاس سامنہ سال کی عمر ہے۔

پوچھا گیا ستر سال کی عمر والے؟

فرمایا بہت کم اللہ تعالیٰ ان پر اور اسی سال والوں پر اپنارحم فرمائے۔ بزار

... وَجَاءُكُمُ النَّذِيرُ ...

اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا

اور تمہارے پاس ڈرانے والے آئے۔ یعنی سفیدہ بال یا خود رسول اللہ۔ زیادہ صحیح قول دوسرا ہی ہے۔ جیسے فرمان ہے:

هَذَا نَذِيرٌ (53:56)

یہ شفیر نہ ہے ہیں۔

پس عمردے کر رسول مجھ کرنا پی جست پوری کردی۔

چنانچہ قیامت کے دن بھی جب دوزخی تھائے موت کریں گے تو یہی جواب ملے گا کہ تمہارے پاس حق آپ کا تھا۔ یعنی رسول کی زبانی ہم پیغام حق تھیں پہنچا چکے تھے۔ لیکن تم نہ مانے اور آیت میں ہے:

وَمَا لَكُمْ مُعَذَّبِينَ حَتَّىٰ تَبْعَثَ رَسُولًا (17:15)

ہم جب تک رسول نہ بھیج دیں عذاب نہیں کرتے۔

سورہ تبارک میں فرمان ہے:

نَكَدْ تَمَيَّزَ مِنَ الْغَيْظِ كُلُّمَا أَفْقَى فِيهَا فَوْجٌ سَالِفُهُمْ خَرَّتْهَا الْمُيَأْتِكُمْ نَذِيرٌ

فَالْأُولَا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبُنَا وَفَلَنَا مَا نَرَأَى اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ

(67:8-9)

جب جہنم جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہاں کے داروندان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والے نہیں آئے تھے۔ یہ جواب دیں گے کہ ہاں آئے تھے۔ لیکن ہم نے انہیں نہ مانا۔ انہیں جھوٹا جانا اور کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی کتاب وغیرہ نازل نہیں فرمائی۔ تم یوں بھی سوچ رہے ہو۔

... فَوُقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ (۳۷)

سو مرہ چکھو کہ ایسے طالموں کا کوئی مدد کا نہیں۔

پس آج قیامت کے دن ان سے کہہ دیا جائے گا کہ نبیوں کی مخالفت کا مزدہ چکھو دست العرanchیں جھلاتے رہے اب آج بدلتے اخفاو۔ سن لو کوئی نہ کھڑا ہو گا جو تمہارے کام آئے تھا ری کچھ مدد کر سکے۔ اور عذابوں سے چھا سکے یا چھڑا سکے۔

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ...

بے شک اللہ تعالیٰ جانتے والا ہے آسماؤں اور زمین کی پوشیدہ پیروں کا۔

... إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۳۸)

بے شک وہی جانتے والا ہے دل کی باتوں کا۔

اللہ تعالیٰ اپنے وسیع اور بے پایاں علم کا بیان فرمارتا ہے کہ وہ تو آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے۔ دلوں کے بھیہ سینوں کی باتیں اس پر عیاں ہیں۔ ہر عامل کو اس کے عمل کا وہ بدل دے گا۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ...

وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا۔

اس نے تھیں زمین میں ایک دوسرا کا خلیفہ بنایا ہے۔

وَيَجْعَلُكُمْ حُلَفاءَ الْأَرْضِ (27:62)

... فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ...

سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وہ بال اسی پر پڑے گا

... وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَفْتَأً ...

اور کافروں کے لئے ان کا کفر ان کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

... وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا (۳۹)

اور کافروں کے لئے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

کافروں کے کفر کا وہ بال خود ان پر ہے۔ وہ جوں اپنے اپنے کفر میں بڑھتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی نارانگی ان پر بڑھتی ہے اور ان کا انتصان اور زیادہ ہوا جاتا ہے۔ برخلاف مؤمن کے کہ اس کی عمر جس قدر بڑھتی ہے نیکیاں بڑھتی ہیں اور درجے پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتا جاتا ہے۔

اللہ کے سو معبودوں نے کچھ نہیں بنایا:

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءِكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ...

اپ کہیئے کہ تم اپنے قرداد شرکیوں کا حال تو بتاؤ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوچھ کرتے ہو۔

... أَرُونَيْ مَاذَا خَلَفُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ...

یعنی مجھ کو یہ بتاؤ کہ انہوں نے زمین کا کوئی سائز و نایا ہے یا ان کا آسمان میں کچھ سماجھا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ سے فرماتا ہے کہ اپنے مشرکوں سے فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو تم پکارا کرتے ہو تم

مجھے بھی تو ذرا کھاؤ کہ انہوں نے کس چیز کو پیدا کیا ہے؟ یا یہی ثابت کر دو کہ آسمانوں میں ان کا کوئی سماجھا ہے؟

جبکہ نہ وہ خالق نہ سماجھی پھر تم مجھے چھوڑ کر انہیں کیوں پکارو۔ وہ تو ایک ذرے کے بھی مالک نہیں۔

... أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَاتِهِ مِنْهُ ...

یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں۔

... بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضَهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا (٤٠)

بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے ترے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے ہیں۔

اچھا یہ بھی نہیں تو کم از کم اپنے ان کفر و شرک کی کوئی کتابی دلیل ہی پیش کرو یا لیکن تم یہ بھی نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم صرف اپنی نفسانی خواہشوں اور اپنی رائے کے پیچھے گئے ہو تو دلیل پیچھے بھی نہیں باطل، جھوٹ اور دھوکے بازی میں مبتلا ہو ایک دوسرے کو فریب دے رہے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَرُولَا ...

یعنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں

اپنے ان جھوٹے معبودوں کی کمزوری اپنے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی جو سچا معبود ہے قدرت و طاقت دیکھو:

وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقْعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ (65:22)

وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اسکی پراؤگی بغیر گرفتہ ہے۔

ہر ایک اپنی اپنی جگہ رکا ہو اور تھما ہوا ہے۔ اور ادھر جتنی بھی تو نہیں کر سکتا۔

وَمِنْ ءَايَةِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ (30:25)

آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔

یعنی آسمان کو زمین پر گرپنے سے اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے۔

... وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ...

اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا۔

یہ دونوں اس کے فرمان سے تھیرے ہوئے ہیں اس کے سوا کوئی نہیں جو اُنہیں تھام کے روک سکے۔ نظام پر قائم رکھ سکے۔

... إِلَهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا (٤١)

وہ حلیم غفور ہے۔

اس حلیم و غفور اللہ تعالیٰ کو دیکھو کہ مخلوق و مملوک کی نافرمان سُرکشی کفر و شرک دیکھتے ہوئے بھی برو باری اور بخشنی سے کام لے رہا ہے۔ ذکریں اور مہابت دیتے ہوئے گناہوں کو معاف فرماتا جاتا ہے۔

بغاری و مسلم میں حدیث ہے:

اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے نہ سونا اس کی شایان شان ہے۔ وہ ترازو کو اوپر جانچا کرتا رہتا ہے۔ دن کے عمل رات سے پہلے اور رات کے اعمال دن سے پہلے اس کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ اس کا جا ب نور ہے یا آگ ہے۔ اگر اسے کھول دے تو اس کے چہرے کی جملیں جہاں تک اس کی لگاہ پہنچتی ہے سب مخلوق کو جلا دے۔

ہدایت کو قبول کرنے کی فسمیں کھانا:

وَأَفْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَى مِنْ إِحْدَى الْأَمَمِ ...

اور ان کفار نے بڑی زور دار فسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ذرا نے والا ہے تو تو وہ ہر ہرامت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں

فریش اور عرب نے حضور اکرمؐ کی بعثت سے پہلے بڑی فسمیں کھائی تھیں کہ اگر اللہ کا کوئی رسول ہم میں ہے تو ہم تمام دنیا سے زیادہ اس کی تابع داری کریں گے۔ جیسے اور جگہ فرمان ہے:

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُلًا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ

اوْ نَقُولُوا لَوْ أَنَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ لَكُلًا أَهْدَى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيْنَهُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً فَمَنْ أَظْلَمُ مِمْنَ كَذَبَ بِآيَتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا (6:156-157)

اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سے ہیلے کی جماعتوں پر البتہ کتابیں اتریں لیکن ہم تو ان سے بے خبر ہی رہے۔

اگر ہم پر کتاب اتری تو ہم ان سے بہت زیادہ راہ بافتہ ہو جاتے۔ تو اواب تو خود تمہارے پاس تمہارے رب کی پہنچی ہوئی ویل آپنگی۔ ہدایت و رحمت خود تمہارے ہاتھوں میں دی جا چکی۔ اب بتاؤ کہ رب کی آجیوں کی بخندیب کرنے والوں اور ان سے من موز نے والوں سے زیادہ ظالم کون ہے؟

اور آجیوں میں ہے:

**وَإِنْ كَانُوا لِيَقُولُونَ
لَوْ أَنَّ عَنَّدَنَا ذِكْرًا مِنْ الْأَوَّلِينَ
لَكُلًا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ
فَكَفَرُوا بِهِ فَسُوفَ يَعْلَمُونَ (37:167-170)**

یہ کہا کر دتے تھے کہ اگر تمہارے اپنے پاس اگلے لوگوں کے عبرتیک واقعات ہوتے تو ہم تو اللہ تعالیٰ کے مقاص بندے ہیں جاتے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے اس کے ان کے پاس آپنے کے بعد کفر کیا۔ اب انہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

... فَلَمَّا جَاءُهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادُهُمْ إِلَّا ظُفُورًا (٤٢)

پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر اپنچھے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوتی۔

اسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرُ السَّيِّءِ ...

دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے

... وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّءِ إِلَّا بِأَهْلِهِ ...

اور بری تدبیروں کا و بال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے۔

ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے ۲ خوبی اور بخوبی اور رب کی ۲ خوبی اور افضل تر کتاب ۲ بھی۔ لیکن یہ نفرت میں اور بڑھ گئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی باتیں مانتے سے تکبیر کیا۔ خود نہ مان کر پھر اپنی مکاریوں سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا۔ لیکن انہیں باور کر لینا چاہیے کہ اس کا و بال خود ان پر پڑے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نہیں البتہ اپنا بگاڑر ہے ہیں۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

مکاریوں سے پر بیز کرو مکر کا بوجھ مکار پر ہی پڑتا ہے اور اس کی جواب دہی اللہ کے ہاں ہوگی۔

حضرت محمد بن عبد قرطہؓ فرماتے ہیں۔ تین کاموں کا کرنے والا نجات نہیں پا سکتا۔ ان کاموں کا و بال اس پر یقیناً ۲ پڑتا ہے۔

مکر

بعاوہ

وعدوں کو توڑ دینا۔

پھر ۲ پ نے یہی آیت پڑھی۔

... فَهُلْ يَنْظَرُونَ إِلَّا سُنْنَةُ الْأَوَّلِينَ ...

سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

... فَلَنْ تَجِدَ لِسْنَتَ اللَّهِ تَبْدِيلًا ...

سو ۲ پ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی بدلتا نہ پائیں گے۔

... وَلَنْ تَجِدَ لِسْنَتَ اللَّهِ تَحْوِيلًا (٤٣)

اور ۲ پ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوانہ پائیں گے۔

انہیں صرف اسی کا اختخار ہے جو ان جیسے ان سے اگلوں کا حال ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی ملکہ نیب اور فرمان رسول کی مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے داعی عذاب ان پر آ گئے پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی عادت ہی ہے۔ اور تو غور کر لے رب کی عادت بدلتی نہیں رہیں ہے۔

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقُومٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَ لَهُ (13:11)

جس قوم پر عذاب کا ارادہ الہی ہو چکا پھر اس ارادے کے بد لئے پر کوئی قدرت نہیں رکھتا۔
یعنی نہ عذاب ان پر سے نہیں نہ وہ ان سے بچنیں نہ کوئی امیں بچائے والہ اعلم۔

**أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ فُوَّةً ...**

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو
گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہونے تھے۔

حکم ہوتا ہے کہ ان مجرموں سے فرمادیجھے کہ زمین میں میں چل پھر کر دیکھیں تو کسی کہ ان جیسے ان سے اگلے لوگوں کے کیسے
عہرناک انجام ہونے۔ ان کی نعمتیں چھپن گئیں ان کے مخلات اجاز دیجے گئے ان کی طاقت ختم ہو گئی۔ ان کے مال تباہ کر
دیجے گئے۔ ان کی اولادیں ہلاک کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب ان پر سے کسی طرح نہ ملتے۔ آئی ہوئی مصیبت کو وہ نہ ہٹا سکے فوچ لئے گئے تباہ و بر باد ہو گئے۔ کچھ
کام نہ آیا۔ کوئی فائدہ کسی سے نہ پہنچا۔

... وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ...

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں۔

... إِنَّهُ كَانَ عَلَيْمًا قَدِيرًا (٤٤)

وہ بڑے علم والا بڑی قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو کوئی ہر انہیں سکتا۔ اسے کوئی امر عاجز نہیں کر سکتا۔ اس کا کوئی ارادہ مراد سے جدا نہیں۔ اس کا کوئی حکم کسی سے
نہیں سکتا۔ وہ تمام کائنات کا عالم ہے۔ وہ تمام کاموں پر قادر ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذَ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَةٍ ...

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروں گیر فرمائے لگتا تو روئے زمین پر ایک
تفہم کوئے چھوڑتا

اگر وہ اپنے بندوں کے تمام گناہوں پر پکڑ کرتا تو تمام آسمانوں والے اور زمینوں والے ہلاک ہو جاتے۔ جانور اور رزق
تک بر باد ہو جاتے۔ جانوروں کو ان کے گونسلوں اور بھلوں میں بھی عذاب پہنچ جاتا۔ زمین پر کوئی جانور باقی نہ رہتا۔

... وَلَكُنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ...

لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مهلت دے رہا ہے

لیکن اب ذمیل دیجئے ہوئے ہے عذابوں کو منور کئے ہوئے ہے وقت آ رہا ہے کہ قیامت قائم ہو جائے اور حساب کتاب شروع ہو جائے۔ طاعت کا بدلہ ثواب ملنے تا فرمائی کا عذاب اور اس پر سزا ہو۔

... فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا (٤٥)

سو جب ان کی وہ میعاد اپنچھی گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔

اجل آنے کے بعد پھر تاخیر نہیں ملنے کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے اور وہ بخوبی دیکھنے والا ہے۔



© Copy Rights:

Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana

Lahore, Pakistan

www.quran4u.com